فون ۲۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۹ رمضان ۱۳۹۵ھ ۶ اخاء ۱۳۵۴ہش ۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ کیبل گرام جو تازہ اطلاع امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو موصول ہوئی ہے اسکا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"کوپن ہیگن (ڈنمارک) ۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت اوسلو (سویڈن) سے کوپن ہیگن (ڈنمارک) پہنچ گئے ہیں۔ حضور سفر کی کوفت کی وجہ سے قدرے تکان محسوس فرماتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام دیا ہے۔ احباب حضور کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام کیساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)"

ربوہ ۳ اخاء۔ آج یہاں پر جامع مسجد اقصیٰ میں زیر ہدایت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

(الانفال: ۳، ۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جو لوگ اپنی انانیت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا جوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہیں ان کی اللہ تعالیٰ نے یہ چار خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ (۱) خدا تعالیٰ کے ذکر پر ان کے قلوب خشیت اللہ سے پُر ہو جاتے ہیں (۲) وہ رضائے الٰہی کے حصول کی جدوجہد استقلال کے ساتھ اپنے آخری دم تک جاری رکھتے ہیں (۳) وہ شوق و لذت کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کرتے ہوئے مساجد کو آباد رکھتے ہیں (۴) اپنی تمام طاقتوں اور صلاحیتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ان خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی جو ٹریننگ ہمیں رمضان المبارک میں دی گئی ہے اس کی غرض یہ ہے کہ ہم سال کے باقی ایام میں بھی استقلال کے ساتھ انکی پابندی کریں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ وہ رمضان کے بعد بھی ان خصوصیات کو قائم رکھیں اور اس روحانی کیف کو زندہ و تابندہ رکھیں جو اس ماہ انہیں حاصل ہوا ہے۔

ربوہ میں نمازِ عید الفطر

محترم امیر صاحب مقامی کی ہدایت کے مطابق عید الفطر کی نماز مسجد اقصیٰ ربوہ میں ٹھیک ۹ بجے صبح ادا کی جائے گی۔ مستورات کیلئے بھی پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(رپورٹ نمبر ۱۵ بابت ۱۶ تا ۲۰ ستمبر ۱۹۷۵ء)

قسط دوم

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

حضور نے ۱۹ ستمبر کو مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور نہایت بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

"کسی کے مومن اور جنت کا مستحق ہونے کا فیصلہ بندوں نے نہیں صرف اور صرف خدا نے کرنا ہے"

"خدا انہیں ہی جنت کا مستحق قرار دیتا ہے جو اعتقادی اور عملی طور پر ہمہ تن خدا کے ہو جاتے ہیں"

"ہمیشہ دعائیں کرتے رہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ کا حقیقی مصداق بنائے رکھے"

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

۱۹ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک

سویڈن کی فنِ تعمیر کی معروف کمپنی "WHITE" کے چیف آرکیٹکٹ مسٹر نلس نلسن (MR. NILS NILSSON) گوٹن برگ میں جماعت کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مسجد اور مشن ہاؤس کا نقشہ لے کر آخری منظوری کی غرض سے سٹاک ہالم سے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے دس بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر ان سے ملاقات فرمائی۔ اس ملاقات کے وقت امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن بھی موجود تھے۔ حضور نے نقشہ ملاحظہ فرمائے اور اس میں ضروری ترامیم سے متعلق ہدایات دینے کے بعد نقشہ کی منظوری اور تعمیر شروع کرنے کی اجازت دی۔

پونے دو بجے حضور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن مجید کی رُو سے ثابت فرمایا کہ کسی شخص کے مومن ہونے اور اس بناء پر اس کے جنت میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ بندوں نے نہیں خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو غلطی خوردہ قرار دیا ہے جو اپنے اور دوسروں کے جنت میں جانے یا نہ جانے کا خود فیصلہ کرتے ہیں جب یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے تو پھر کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس بارہ میں اپنے یا دوسروں کے متعلق فتویٰ دے۔ آخر میں حضور نے خود قرآن مجید کی رو سے یہ ثابت فرما کر کہ خدا تعالیٰ انہیں ہی جنت کا مستحق قرار دیتا ہے جو اپنے آپ کو کلّی طور پر خدا کے سپرد کر دیتے اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ کا حقیقی مصداق بنائے اور فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کی رُو سے اپنے وعدہ کے مطابق انہیں اس دنیا میں بھی جنت عطا کرے اور پھر اگلے جہان میں بھی انہیں جنت کا وارث بنائے۔ حضور ایدہ اللہ کے اس پُر معارف خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیہ قارئین ہے:۔

خطبہ جمعہ کا خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ البقرہ کی حسب ذیل دو آیات تلاوت کیں:۔

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ ؕ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ

(باقی صفحہ ۵ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۹ر اخاء ۱۳۵۴ہش
۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

ہر عید قربانی چاہتی ہے

عید الفطر کی تقریب سعید تمام احباب جماعت احمدیہ کو مبارک ہو۔ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں دُعا کرتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے جو ربوہ میں رہائش پذیر ہیں اور اُن کے لئے بھی جو ربوہ سے باہر رہنے والے احمدی بھائی اور بہنیں ہیں اس عید کو مبارک کرے۔" (آمین)

یہ عید ہم ایسی حالت میں منا رہے ہیں جبکہ ہمارے پیارے آقا اور امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ کے لئے بغرض علاج ملک سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں اور ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔ پاکستان کے احباب جماعت کو یہاں یورپ میں بسنے والے احمدی احباب پر رشک آ رہا ہے۔ جو حضور کی اقتداء میں یہ مبارک دن منانے کا شرف اور برکت حاصل کر رہے ہیں وہاں انہیں حضور ایدہ اللہ سے اس عارضی جُدائی اور دُوری کا بھی بشدت احساس ہے اور عید کے دن اس احساس میں اور اضافہ ہو گا جبکہ ہم (بالخصوص احباب ربوہ) حضور کی زیارت سے مشرف ہونے، حضور کا زندگی بخش اور رُوح پرور خطبہ سننے اور حضور کی اقتداء میں نمازِ عید ادا کرنے اور دُعائیں کرنے سے محروم ہوں گے لیکن محرومی کا یہ احساس ہماری دعاؤں اور مناجاتوں میں پہلے سے زیادہ درد و سوز کی کیفیت پیدا کرنے کا موجب ہونا چاہیئے اور ہمیں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی خاص طور پر حضور ایدہ اللہ کی صحت، کامیاب مراجعت اور غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

عید کا دن مسرت کا اظہار کرنے اور خوشیاں منانے کا دن ہے لیکن یہ دن ہمیں یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ

کوئی عید قربانی اور ایثار کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

مومنوں نے پورا ایک ماہ اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کیا، روزے رکھے، بھوک اور پیاس کی شدت کو برداشت کیا محض رضائے الٰہی کی خاطر اور اسی کی اطاعت کرتے ہوئے جائز اور حلال نعمتوں سے بھی اپنے نفسوں کو محروم رکھا۔ اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے مولیٰ کے در پر حاضری دی، دُعائیں کیں اور عبادات بجالائے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص بندوں کی ان حقیر قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا کرتے ہوئے انہیں عید منانے اور خوشیوں کا اظہار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی! گویا اس عید سے جو بہت سے سبق ہمیں حاصل ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایثار اور قربانی کے بغیر درحقیقت کوئی کامیابی اور خوشی انسان کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ سبق ہے جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ○ (البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گذرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ (کے) ایمان والے کہہ اُٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئیگی؟ یاد رکھو! اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مومنوں کو حقیقی عید کی جنت تبھی ملا کرتی ہے جبکہ وہ ستائے اور تکلیف دیئے جانے اور خوف کی حالت میں سے گذرنے کے باوجود ثابت قدمی کے ساتھ ایثار اور قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ حتیٰ کہ ان پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے جبکہ وہ بے اختیار ہو کر یہ پکار اٹھتے ہیں کہ خدا کی مدد کب آئے گی۔ جب ایسی حالت مومنوں پر طاری ہو جاتی ہے تب انہیں خدائی تائید و نصرت سے نوازا جاتا ہے اور انہیں رضائے الٰہی کی وہ جنت حاصل ہو جاتی ہے جو ہر مومن کے لئے حقیقی عید کے مترادف ہوتی ہے۔ اس عید کو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے زندہ اور حقیقی تعلق قائم کریں کیونکہ اس تعلق کے بغیر ہم اس کی راہ میں قربانیاں کرنے اور تکالیف برداشت کرنے کی طاقت و قوت اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے۔ اور تعلق باللہ کی یہی وہ طاقت ہے جو قربانی کے ذریعے رمضان المبارک میں ہر سچا مومن حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب وہ اسے حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ واقعی اس امر کا مستحق ہوتا ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں عید منا سکے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب تک کسی انسان کو خدا نظر نہیں آتا دنیا کی مصیبتیں اسے پہاڑ اور اس کے ابتلاء اُسے بے کنار سمندر نظر آتے ہیں مگر جب خدا نظر آجاتا ہے تو اس کی نگاہ میں ساری چیزیں ہیچ ہو جاتی ہیں تب ایک ہی چیز اس کے سامنے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا قول پورا ہو اور خدا کے قول کے مقابلہ میں نہ حکومتیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں نہ بادشاہتیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں اور نہ جائیدادیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں۔ وہ ہنستا ہوا جاتا اور اپنی قربانی پیش کر کے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۲۹)

حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے کے بعد ہی مسلمان حقیقی معنوں میں قربانی کر سکتا ہے اور ہر قربانی کے بعد اسے ایک عید میسر آتی ہے لیکن یہ عید پھر اس سے مزید قربانی کا مطالبہ کرتی ہے تاکہ اسے دوبارہ اور سہ بارہ اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی کی عید نصیب ہو اور قربانی اور عید کا یہ تسلسل عمر بھر قائم رہتا ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جسے ہمیں ہر لحظہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مسلمان کی ہر عید قربانیوں کے ایک تسلسل میں آتی ہے۔۔۔۔ وہ یکے بعد دیگرے قربانیاں دیتا چلا جاتا ہے ماہِ رمضان اس کی مثال ہے۔ تیس دن میں بہت ساری قربانیاں اللہ تعالیٰ نے اکٹھی کر دیں۔۔۔ خدا کے حضور اس کا عاجز بندہ استقامت اور استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتا چلا جاتا ہے۔ پھر خدا کے فرشتے آسمان سے اس پر نازل ہوتے اور بشارتوں کا اس کے لئے سامان پیدا کر دیتے ہیں۔۔۔

بس ہماری عید ایک عجیب عید ہے، ہماری عید ایک حسین عید ہے۔ ہماری عید پہلوں کی عید کے مقابلہ میں ایک مختلف عید ہے۔ ہماری عید ہم سے مسلسل نیکیاں کرتے چلے جانے کا مطالبہ کرتی ہے۔"

(الفضل ۳۰ رمئی ۱۹۷۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی محبت واخوت

مکرم محمد شفیق صاحب قیصر - ربوہ

اسلام ہر پہلو سے عالم انسانیت کے لئے سراسر رحمت ہے لیکن اس کی بعض تعلیمات ظاہری اور معنوی دونوں پہلوؤں سے رحمت ہیں اور دوست و دشمن دونوں اسلامی تعلیم کے ان پہلوؤں کو رحمت تسلیم کرنے پر مجبور ہیں ان تعلیمات میں اخوت و محبت، مساوات، خدمت خلق، انسان دوستی، عدل و انصاف اور حقوق نسواں نمایاں اہمیت کے حامل ہیں۔ ذیل میں اسلامی تعلیم کے ایک پہلو اخوت و محبت کے بارہ میں قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور مامور زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و ملفوظات کی روشنی میں اختصار کے ساتھ روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تمام دنیا پر تاریکی چھائی ہوئی تھی ہر طرف جہالت اور ظلمت کا دور دورہ تھا۔ عربوں کی (جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی) یہ حالت تھی کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کا دشمن تھا ایک ایک خون کا بدلہ کئی کئی پشتوں تک لیا جاتا تھا اور قتل میں قتل و غارت کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری تھا۔ بات بات پر لڑائی چھڑ جاتی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ خونی رشتہ سے بھی زیادہ مضبوط اور پختہ رشتہ لائے اور وہ دین کا رشتہ تھا جس کے ذریعہ صدیوں کی کدورتیں دور ہو گئیں، بغض اور کینے ختم ہو گئے اور ایک دوسرے کے جانی دشمن آپس میں بھائی بھائی بن گئے خاندانی و قبائلی یگانگت سے بڑھ کر اسلامی برادری کی عظمت ان کے دلوں میں بیٹھ گئی جس نے ان کی ہر طرح کی عداوتوں کا خاتمہ کر دیا اور ان کی باہمی دشمنیاں اس طرح مٹ گئیں کہ وہ حقیقت میں بھائی بھائی بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۔

(آل عمران ۱۰۳، ۱۰۴)

یعنی اے مومنو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

اس اسلامی تعلیم کے ایک پہلو کا اعتراف ایک غیر مسلم نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

"اسلام نے ان قبیلوں کو متحد کر دیا جو اس وقت برابر ایک دوسرے سے معروف پیکار رہتے تھے۔"

(ڈاکٹر آرنلڈ پریچنگ آف اسلام صفحہ ۲۱)

مسلمانوں کے باہمی ملاپ اور محبت و اخوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل بیان فرمایا ارشاد باری ہے کہ اگر روئے زمین کے تمام خزانے بھی لٹا دیے جاتے اے رسول! پھر بھی تو ان دشمنوں کو اتحاد و اتفاق اور شیرازہ بندی کی سلک میں منسلک نہیں کر سکتا تھا۔ سورہ انفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(سورۃ انفال آیت ۶۴)

اور ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا (یہاں تک کہ صحابہؓ نے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہو گئے) اگر تو جو کچھ بھی روئے زمین میں ہے اس پر خرچ کر دیتا تو بھی تو ان کے دلوں کو اس طرح باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن اللہ نے ان میں باہمی محبت (اور نہایت ساتھ ہی محبت) قائم کر دی۔ وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے

خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے اور اس فضل و احسان کی قدر ہم پر واجب ہے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ ہم آپس کے ہر قسم کے اختلافات کو ختم کر دیں اور باہم اتفاق و اتحاد سے رہیں اور اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھیں۔ اور قرآن پاک کے اس ارشاد کو حرز جان بنائیں۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

(الانفال آیت ۴۷)

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو ہمت ہار بیٹھو گے اور طاقت جاتی رہے گی

باہمی اتفاق و اتحاد اور اخوت و محبت کے ساتھ ہی جماعت کا شیرازہ قائم ہوتا ہے۔ اس شیرازہ بندی کے قیام و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ آپس میں محبت و اخوت کے تعلقات وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں اور اگر کبھی کوئی نااتفاقی کی صورت پیدا ہو جائے تو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی بجائے اپنے تمام اختلافات خدا اور اس کے رسول کے احکامات کی روشنی میں طے کریں۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ پیش نظر رکھیں فرمایا۔ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ۔

(النساء ۶۰)

یعنی اے مومنو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے فرمانرواؤں کی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو۔

ان قرآنی احکامات کے بعد آیئے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی روشنی میں اسلامی تعلیم کے اس پہلو کو دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"تم اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو ......

. . . . .

... کیا میں آپ کو بتاؤں کہ آپس میں محبت کا ذریعہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ضرور بیان فرمایئے فرمایا! ایک دوسرے کو سلام کرو تم میں محبت پیدا ہو جائیگی اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت تک تم جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب آپس میں محبت و اخوت کا برتاؤ نہ کرو۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب رحم کرتے ہیں فرمایا کسی ایک شخص کی رحمت نہیں بلکہ رحمت تمام مطلوب ہے۔

(مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۶۷، ۱۶۸)

بخاری کی روایت ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آپس میں بغض و حسد نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور سب خدا کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ"

(کتاب الادب)

ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا:۔

لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ ۔

(ابوداؤد باب الرحمۃ)

یعنی صرف بدبخت ہی رحمت الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مومنوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم و شفقت سے پیش آتے ہیں فرمایا

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

(فتح ع ۴)

یعنی مسلمان آپس میں رحم و شفقت کا سلوک روا رکھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی باہمی رحمت و شفقت کی ان الفاظ میں تشریح فرمائی ہے:۔

"مسلمانوں! ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرنے، محبت کرنے اور شفقت کرنے کی مثال جسم انسانی کی طرح ہے جب کبھی کسی عضو جسم میں تکلیف ہوتی ہے تو اس سے بدن کے تمام اعضاء بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں" (بخاری کتاب الادب)

ایک اور حدیث میں حضور فرماتے ہیں:۔

"مسلمان باہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اس طرح مضبوط ہوتے ہیں جیسے دیوار کہ اس کے ایک حصہ سے اس کا دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے"

بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا کہ جیسے ایک حصہ سے دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے اسی مثال کے ذریعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو یہ بات ذہن نشین کروائی ہے کہ جس طرح دیوار کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے مل کر مضبوط ہو کر ناقابل تسخیر بن جاتی ہے۔ اسی طرح مومنوں کی جماعت ایک قلعہ کی طرح ہے۔ جس کی ایک ایک اینٹ ایک ایک مومن ہے اور یہ قلعہ اسی وقت تک محفوظ ہے جب تک اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملی رہتی ہے۔ جب یہ اینٹ اپنی جگہ سے کھسک جائیگی تو پوری دیوار زمین پر آ رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں باہمی محبت و اخوت اور اتفاق و اتحاد پر بڑا زور دیا ہے۔ اس بارہ میں آپ کی فطرت میں ایسا جذبہ اور جوش ودیعت کیا گیا ہے جس کی گہرائی اور وسعت کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں ملفوظات میں جماعت کو باہمی جھگڑوں کینوں اور کدورتوں سے بچنے اور باہمی محبت و اخوت کے ساتھ رہنے کی بیش بہا نصائح بیان فرمائی ہیں حضور علیہ السلام کی یہ نصائح ہمارے لئے آب حیات کی حیثیت رکھتی ہیں یہ وہ نصائح ہیں جن کی زندگی بخش تاثیر سے ہزاروں لاکھوں مُردوں نے نئی زندگی پائی آئیے ان تحریرات و ملفوظات کی روشنی میں ہم اپنے کردار و اعمال کا جائزہ لیں کہ آیا ہم حضور علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخ ہیں یا خدانخواستہ اس خشک ٹہنی کی حیثیت رکھتے ہیں جس کا کاٹا جانا ناگزیر ہو جاتا ہے

ان پر معارف ارشادات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تاکہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو"

باہمی محبت و اخوت کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئیگی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اسکے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی نہ کی جائے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جائے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ اسی طرح پر بھائی بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اور کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے بھائی بنایا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق یعنی نعمت اخوت یاد دلائی ہے اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کریگا خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں اس نے وعدہ کیا ہے کہ جَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔

اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بڈھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں، ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں اگرچہ باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں"

(الحکم ۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۳ ملفوظات جلد سوم ۳۴۹)

نیز فرماتے تھے:

" اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کرکے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور میں آتے ہیں"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۸)

(باقی)

احادیث الاخلاق

"احادیث الاخلاق" ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق سے متعلق احادیث کا مجموعہ ہے جسے محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے بڑی خوبصورتی سے ترتیب دیا ہے۔ موجودہ دور میں نوجوانوں اور بچوں کے لئے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے

قیمت فی کتاب ۳/- روپے

مینیجر شعبہ اشاعت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ اول)

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(البقرہ آیات ۱۱۲، ۱۱۳)

(ترجمہ :- اور وہ (یعنی یہودی اور مسیحی) کہتے ہیں کہ جنت میں سوائے ان کے جو یہودی ہوں یا مسیحی ہوں ہرگز کوئی داخل نہیں ہوگا۔ یہ محض ان کی آرزوئیں ہیں۔ تو انہیں کہہ دے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ بھلا کیوں داخل نہ ہوں گے۔ جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے اور ایسے لوگوں کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔)

اور پھر فرمایا سورہ بقرہ کی ان دو آیات میں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ یا بعض فرقے یہ سمجھتے ہیں کہ جنت کے دروازوں کی چابی ان کے پاس ہے اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ ان سے تعلق رکھنے والے ہیں صرف وہی اس تعلق کی بناء پر جنت کے مستحق ہیں اور تمام وہ لوگ جو ان سے تعلق نہیں رکھتے محض ان سے تعلق نہ رکھنے کی بناء پر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے پاس اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ لوگ محض خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ جو خلوص نیت کے ساتھ اپنا سارا وجود خدا کے سپرد کر دے یعنی اسی کا ہو رہے اور جو احکام خدا نے دیئے ہیں انہیں پورے اخلاص اور تعہد کے ساتھ بجا لاتے اور اس طرح نیک اعمال بجا لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے وہ جنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ان آیات سے صاف عیاں ہے کہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے آپ کو جنت کا مستحق قرار دے۔ یہ فیصلہ تو خدا نے کرنا ہے کہ کون بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کا مصداق ہونے کے باعث جنت کا مستحق ہے اور کون خدا تعالیٰ کا نافرمان ہونے کے باعث جہنم کا حقدار ہے۔ محض نام کی بناء پر کوئی شخص بھی جنت کا مستحق نہیں ٹھہر سکتا۔ خدا تعالیٰ تو صرف اسی کو ہی جنت کا مستحق قرار دے گا جو اس کے احکام پر چلنے والا ہوگا۔

اس وضاحت کے بعد حضور نے سورۃ بقرہ کی ان دو آیات کی اس نہایت ہی پر معارف تفسیر کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" میں رقم فرمائی ہے اور جس کا لب لباب یہ ہے کہ ان آیات کی رو سے عند اللہ مسلمان وہ ہے جو اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کیلئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دے یعنی اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ لہذا حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی مع اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد بوجہ محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رقم فرمودہ تفسیر کے وہ حصے پڑھ کر سنائے جو اس وضاحت پر مشتمل ہیں کہ اعتقادی اور عملی طور پر اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے سے کیا مراد ہے نیز یہ کہ طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کا مطلب کیا ہے اور پھر یہ کہ نفس پر موت وارد کرنے کے بعد محسن للہ ہونے کے نتیجہ میں انسان جس نئی زندگی سے ہمکنار ہوتا ہے اس کی نوعیت اور کیفیت کیا ہوتی ہے۔ یہ حقائق و معارف سے لبریز اقتباسات سنانے کے بعد حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی ان دو آیات میں یہ بتایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ کا اپنی اپنی جگہ یہ کہنا کہ بجز یہودیوں کے اور کوئی جنت میں نہیں جائے گا یا بجز نصاریٰ کے جنت میں جانے کا اور کوئی مستحق قرار نہیں پائیگا ایک ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس حقیقی مسلمان کو جنت میں جانے کا حقدار قرار دے گا جو اپنے وجود کو اعتقادی اور عملی طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دکھائے اور جو اس درجہ محسن للہ ہو کہ بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اس میں اور کچھ باقی نہ رہے اس کے جنت کا مستحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی رو سے خدا تعالیٰ ایسے حقیقی اور کامل فرمانبردار مومن کو اسی دنیا میں جنت عطا کر دیتا ہے۔ وہ جس حال میں بھی ہو دم نقد بہشت میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اگلے جہان میں بھی اسے جنت عطا کرے گا۔ سو گویا وہ ایک جنت سے نکل کر دوسری جنت میں داخل ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا سورۃ بقرہ کی ان آیات کی رو سے کسی کے جنت کا مستحق ہونے کا فیصلہ خدا نے کرنا ہے۔ انسانوں کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ خود اپنے یا کسی اور کے جنت میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ کریں۔ جو یہ فیصلہ کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ اصل چیز تو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف رکھنا ہے جس نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اور محسن للہ ہو کر اسی دنیا میں جنت حاصل نہیں کی وہ محض رسمی تعلق کی بناء پر اگلے جہان میں جنت میں کیسے چلا جائے گا۔ جائے گا وہی جو بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کا مصداق ہوگا اور کون اس کا مصداق ہے اور کون نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اس کا فیصلہ اس نے ہی کرنا ہے یہ فیصلہ کرنے کا اختیار بجز اس کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے ایک سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، وہی راستہ جو اسلام کا راستہ ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس پر چل کر اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مومن اور جنت کے مستحق قرار پاتے چلے جائیں۔ پس ہم اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ دائیں طرف سے آوازیں آرہی ہیں یا بائیں طرف سے آوازیں آرہی ہیں اس راستہ پر چلتے چلے جائیں گے۔

آخر میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرانے کے لئے کہ محض نام کے اعتبار سے مومن یا احمدی کہلانا کچھ کام نہ آئے گا احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا بس یہ دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گروہ میں شامل کرے اور ہمیشہ شامل رکھے جو بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کا مصداق ہے اور اس طرح ہم اس کی نگاہ میں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت کے مستحق ٹھہریں۔

حضور کا یہ پُر معارف خطبہ نصف گھنٹہ سے کچھ زائد وقت تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس دفعہ بھی احباب لندن کے مختلف علاقوں سے ہی نہیں بلکہ انگلستان کے دور و دراز مقامات سے بھی آئے ہوئے تھے اور نہ صرف مسجد نمازیوں سے پُر تھی بلکہ بہت سے احباب کو مسجد سے ملحق محمود ہال میں نماز ادا کرنا پڑی۔

آج حضور سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے تاہم عشاء کی نماز ادا کرنے اور رات کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور سوا نو بجے رات مشن ہاؤس کی تیسری مجلس میں تشریف لا کر احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے اور قریباً سوا گیارہ بجے تک ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دوست کے سوال کرنے پر کہ مغربی اقوام کا دہریت کی رو میں بہہ جانا اسلام کے بالآخر غالب آنے کی راہ میں روکاوٹ ڈالنے کا موجب بنتا ہے یا اس کے نتیجہ میں ان کے بالآخر اسلام کی طرف رجوع کرنے کا امکان روشن ہوا ہے حضور نے فرمایا بصورت حال بالآخر مغربی ممالک میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے میں ممد ثابت ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک انسان کسی باطل مذہب کا پیرو رہتا ہے وہ ایک قسم کی عصبیت کا شکار رہتا ہے اور عقلی دلیل کی بجائے منقولی دلیل (خواہ وہ کتنی ہی بودی اور غیر معقول کیوں نہ ہو) کا اثر زیادہ قبول کرتا ہے اور اس کے سہارے اپنے باطل عقائد سے چمٹا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر تثلیث کے عقیدہ کی یہ توجیہہ کہ ایک میں تین ہیں اور تین مل کر ایک ہے سراسر نامعقول اور ناقابل فہم ہے۔ بایں ہمہ پادریوں نے یہ کہہ کر کہ یہ الٰہیات سے متعلق ایک ایسی مسیحی صداقت ہے جسے انسانی دماغ اپنی کم مائیگی کی وجہ سے سمجھ ہی نہیں سکتا اس پر بلا دلیل اور بلا حجت ایمان لانا ضروری ہے مسیحیوں کو تثلیث کے خلاف عقل عقیدہ کا گرویدہ بنائے رکھا۔ ہر چند کہ یہ ایک سراسر غیر معقول بات تھی لیکن کروڑوں انسان اپنے عقیدہ کی ٹیک کی خاطر اسے درست تسلیم کرتے ہوئے تثلیث سے چمٹے رہے۔ برخلاف اس کے ایک دہریہ کے لئے قبول حق کی راہ میں ایسی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اس سے عقلی بنیاد پر بات کی جا سکتی ہے ضرورت صرف اس امر کی ہوتی ہے کہ صحیح طریق پر اسے سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ پھر نشان نمائی کے آگے جس کا سلسلہ ایک زندہ مذہب ہونے کی وجہ سے اسلام میں بفضل اللہ تعالیٰ جاری ہے ایک دہریہ لاجواب ہوئے اور عاجز آئے بغیر نہیں رہتا جبکہ ایک باطل مذہب کا پیرو تعصب کی وجہ سے نہ عقلی دلیل سے متاثر ہوتا ہے اور نہ خدائی نشانوں سے، وہ بالعموم اپنی ہٹ پر قائم رہتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا کہ اہل مغرب کا دہریت کی رو میں بہہ جانا ایک عارضی اور درمیانی مرحلہ کی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں مغرب میں رفتہ رفتہ عیسائیت کے نابود ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دہریت پھیلنے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا تختی صاف ہو رہی ہے اس کے بعد اس پر اسلام کا نقش اچھی طرح جمے گا اور یہ قومیں بالآخر اسلام کی آغوش میں آکر رہیں گی۔

۲۰ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حسب معمول حضور صبح دس بجے تشریف لائے اور ایک بجے دوپہر کے بعد تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور خطوط کے جواب لکھوانے میں مصروف رہے۔

شام کو چھ بجے کے قریب حضور مشن ہاؤس سے تین چار میل کے فاصلہ پر رچمنڈ پارک تشریف لے گئے اور وہاں نصف گھنٹہ کے قریب چہل قدمی فرمانے کے بعد مغرب سے قبل مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

مکرم جناب ڈاکٹر ولی شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن نے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں کھانے کی دعوت قبول فرمانے کی درخواست کی تھی جسے حضور نے ازراہِ شفقت منظور فرمالیا تھا۔ چنانچہ حضور آج رات آٹھ بجے کے بعد قافلہ کے دیگر احباب کے ہمراہ اُن کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں رات کا کھانا تناول فرمایا۔ اس دعوت میں کچھ غیر احمدی احباب بھی مدعو تھے بسلسلہ کلام شروع ہونے پر حضور نے حقیقتِ اسلام پر بہت پر معارف انداز میں روشنی ڈال کر عنداللہ مسلمان ہونے کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا محض مسلمان ہونا یا مسلمان کہلانا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور نہ احمدی کہلانے میں کوئی خاص فضیلت ہے جس چیز کو اصلی اور بنیادی اہمیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ انسان اعتقادی اور عملی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اُس کا صحیح معنوں میں اطاعت گزار اور فرمانبردار بندہ بنے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہودیوں اور عیسائیوں کے ایک دعوے کی بطور خاص تردید فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انکے اس دعوے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے یہودی کہتے ہیں کہ صرف یہودی جنت میں جائیں گے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ صرف نصاریٰ جنت میں جائیں گے یہ اُن کی محض خوش فہمی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جنت میں جانے کا کون مستحق قرار پائے گا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ جو شخص بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا یا سمجھتا ہے وہ جنت میں جائے گا بلکہ فرمایا یہ ہے کہ جو شخص بھی اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کے سپرد کر دے گا اور اس کے احکام کے مطابق نیک اعمال بجالائے گا خدا اسے جنت میں جانے کا مستحق ٹھہرائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اصل اور بنیادی بات یہ ہے کہ انسان اپنے وجود کو کلی طور پر خدا کے سپرد کرکے اس کی اطاعت میں اس درجہ محو ہو کہ اس کا اپنا کوئی ارادہ اور مرضی باقی نہ رہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی مرضی کو ہر بات پر مقدم کرلے جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمان بنے۔ اس سے احمدی بھی مستثنےٰ نہیں ہیں۔ اسی لئے اگر دیکھا جائے تو اس امر کا اصل فیصلہ تو مرنے کے بعد ہو گا کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں کیونکہ وہاں اچھی طرح کھل جائے گا کہ کس نے اللہ تعالیٰ کا کامل وفادار بندہ بن کر دنیا میں زندگی گزاری تھی اور کس نے اطاعت سے باہر ہو کر سرکشی کی راہ اختیار کئے رکھی۔ اس لئے تمام تر کوشش ہر شخص کو اس امر کی کرنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا کامل وفادار بندہ قرار پائے۔ حضور ایدہ اللہ کم و بیش پون گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے جس کے دوران حضور نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور کامل فرمانبرداری کی اہمیت پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس بصیرت افروز گفتگو کے دوران حاضر احباب کو حقائق و معارف سے مالا مال فرمانے کے بعد حضور ساڑھے دس بجے شب مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔

وہاں سے واپس تشریف لانے کے بعد حضور پونے گیارہ بجے شب مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لاکر احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ مجلس میں ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر بھی حاضر تھے چنانچہ حضور قریباً نصف گھنٹہ تک اُن سے اپنے علاج کے متعلق گفتگو فرماتے رہے جس کے بعد حضور سوا گیارہ بجے قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

حضور جملہ احبابِ جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں اور اُن کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے شب و روز دعاؤں میں مصروف ہیں۔ احبابِ جماعت بھی پورے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کلی طور پر صحتیاب ہو کر جلد مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائیں۔

آمین اللّٰھم آمین

اعلانِ نکاح و تقریب رخصتانہ

میری لڑکی عزیزہ صادقہ شفیع صاحبہ کا نکاح مکرم ظہور احمد ملک صاحب ابن ملک عزیز محمد صاحب ایڈووکیٹ آف ڈیرہ غازیخان کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم دین محمد صاحب ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی نے مورخہ ۲۹؍۸ کو میری کوٹھی واقع پشاور روڈ میں پڑھا۔ بعدہٗ مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے دعا کرائی۔ عزیز ملک ظہور احمد صاحب شکاگو امریکہ میں سول انجنیئر ہیں۔ اسی روز شام کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ دعا میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کے احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے باعثِ برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔
(کرنل مرزا محمد شفیع ۴۲۱۔ پشاور روڈ راولپنڈی کینٹ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب سابق صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ حال لاہور بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے نیز میرے والد صاحب بوجہ کمزوری کے بہت معذور ہو چکے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
(طاہرہ شیخ بنت شیخ مختار نبی صاحب ۔ لاہور)

۲۔ میری خوشدامن محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ کا گزشتہ ہفتہ یہاں سول ہسپتال میں گُردے کا اپریشن ہوا ہے۔ ایک گُردہ مکمل طور پر نکال دیا گیا ہے۔ کمزوری و نقاہت بے حد ہے نیز میرے بہنوئی ناصر احمد صاحب مبشر گزشتہ ایک ماہ سے صاحبِ فراش ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے ہر دو کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(مسز بشریٰ امین ہاشمی عباسی منزل چاندنی بی روڈ متعقب اردو کالج کراچی)

۳۔ عاجزہ راقمہ کی صحت کمزور ہوتی جارہی ہے۔ اسی طرح خاکسارہ کے تین بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔ آمین ثم آمین (والدہ شیخ عبدالرشید قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

۴۔ میرا پوتا عزیز محمد اکبر عرصہ قریباً ۱½ ماہ سے بعارضہ بخار اور سوکڑہ بیمار چلا آرہا تھا اب بخار اُتر گیا ہے لیکن تاحال کمزور بہت ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر تکلیف سے محفوظ رکھے آمین۔
(شیخ اشفاق احمد الفضل جنرل سٹور۔ دُنیا پور ضلع ملتان)

ضرورت مکینک
ربوہ میں ایک مکینیکل ورکشاپ کیلئے پونے تین سو روپیہ ماہوار پر ٹرینڈ مکینک کی ضرورت ہے۔ خواہش مند
۲۰ بیس اکتوبر سے قبل
درخواستیں بھیج دیں
(معرفت ایڈیٹر الفضل)

اعلانِ تعطیل

بتاریخ ۷ و ۸ر اکتوبر بروز منگل، بدھ دفتر الفضل عیدالفطر کی تقریب کی وجہ سے بند رہے گا اس لئے ان دنوں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰/- روپے
نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۳۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸